وطن عزیز کا شیدائی: اقبال

کلیدی الفاظ: محبت # فصیل # کشور # لبریز # کوہستاں # ہندُوستان # حجاز

عمران اعظم
رِسرچ اسکالر، شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

Abstract: Iqbal is the name of a multi-faceted personality. He is the most prolific poet of the world. Even today his poetry are recited by the people. There are many aspects of his poetry. Intellectual and artistic, among these diverse aspects, one of the shining aspects of his poetry is his patriotism. Like every human being, Iqbal also had a deep love for his motherland India. He was a true and mature patriotic poet. In his poetry, he has sung about the ancient civilization of India, its fascinating landscapes and its grandeur. And promoted the spirit of patriotism through his poetry. The spirit of patriotism in Iqbal's words is rarely seen in other poets.

ــــــــ

محبت کیا ہے؟ محبت ایک جذبہ ہے، ایک کیفیت ہے، ایک نازک احساس ہے جو قلب کو کسی جانب مائل کردے یا ایسی ایسا طبعی میلان جو طبیعت کو کسی جانب مبذول کرے۔ لفظ محبت اپنے معنی و مفاہیم کے اعتبار سے بہت

وسعت کا حامل ہے۔لغت میں اس کے معنی چاہت ولگن،الفت و پیار،عشق اور انسیت کے ہیں۔محبت کی کئی قسمیں ہوسکتی ہیں محبت کسی خاص شخص سے بھی ہو سکتا ہے یا کسی عام شے سے بھی جیسے وطن سے پیار۔ادب سماج کا آئینہ ہے اسی لئے شعروادب میں بھی اس مثالیں بخوبی دیکھنے کوملتی ہیں۔مختلف شعرانے مختلف طرائق سے اپنے کلاموں اپنی وطن دوستی کا ثبوت دیا ہے۔شاعروں نے ان تمام جذبات کوقلم کی زبان دی ہے جن کوہم محسوس کرتے ہیں دوسرے شعرا کی طرح یہی وطن پرستی کا جذبہ اقبال میں بھی معجزن تھاجو ایک مستحسن جذبہ ہے اقبال کی شاعری میں وطن سے محبت کے جذبات کا اظہار گوناگوں طرائق سے دیکھنے کو ملتا ہے۔وہ ہندوستان سے محبت کے حوالے سے جو جذبات رکھتے ہیں ان کی شاعری اس کی خوشبومحسوس کی جاسکتی ہے۔

حب الوطنی اقبال کے کلام کا ایک نمایاں وصف ہے۔اقبال نے بہت ہی خوبصورت لب و لہجے کے ساتھ اپنی شاعری میں مختلف جگہ حب الوطنی کا اظہار کیا ہے۔اقبال کے مجموعہ کلام ''کلیات اقبال'' کی پہلی نظم اس کی ائینہ دار ہے۔ انہوں نے اپنی نظم 'ہمالہ' میں اپنی وطن دوستی کا ثبوت دیا ہے۔کوئی بھی ان کی اس نظم کو پڑھ کر یہ جان سکتا ہے کہ اقبال کا دل ہندوستان کی محبت سے کس قدر لبریز تھا۔نظم کا بند ملاحظہ کریں:

اے ہمالہ اے فصیل کشور ہندوستاں
چومتا ہے تیری پیشانی کو جھک کر آسماں
تجھ میں کچھ پیدا نہیں دیرینہ روزی کے نشاں
تو جواں ہے گردشاموں سحر کے درمیان
ایک جلوہ تھا کلیم طور سینہ کے لیے
تو تجلی ہے سراپا چشم بینا کے لیے
امتحانِ دیدہ ظاہر میں کوہستاں ہے تُو

پاسباں اپنا ہے تو، دیوارِ ہندُستاں ہے تُو
مطلعِ اوّل فلک جس کا ہو وہ دِیواں ہے تُو
سُوئے خلوت گاہِ دل دامن کشِ انساں ہے تُو
برف نے باندھی ہے دستارِ فضیلت تیرے سر
خندہ زن ہے جو کُلاہِ مہرِ عالم تاب پر

اسی طرح اقبال کی ایک اور نظم ’ بچے کی دعا‘ ہے جس میں وہ بچوں کو حب الوطنی کا درس دیتے ہیں اور ان کے قلوب میں وطن محبت کے خوبصورت احساس کو موجزن کرتے ہیں ملاحظہ کریں:

دور دنیا کا میرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے
ہو میرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

اقبال کی یہ شہرہ آفاق نظم حب الوطنی کی واضح ترین مثال ہے۔ اس میں بچوں کی زبان میں ہندوستان کے لیے اچھی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اقبال اس نظمیں بچوں کے مستقبل کو اس قدر خوبصورت بنانا چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے بچے اس قدر بلند مراتب حاصل کریں کہ ظلمت کے بادل ان کے وجود سے کی وجہ سے چھٹنے لگیں اور وہ اپنے وطن کی عزت و ناموس بلند کرنے کی وجہ بنیں۔ انکے دک کی خواہش ہے کہ میرے وطن کے بچوں پھولوں کی مانند ہو جائیں کہ جس طرح پھولوں سے چمن کی زینت ہوتی ہے اسی طرح بچے جو مستقبل کے معمار ہوتے ہیں ان کی وجہ سے ہندوستان کو بلندیاں عطا ہوں۔ اسی نظم میں آگے اقبال ہندوستان کے بہترین نظم و نسق کا پیغام دیتے ہیں اور پھر بچوں سے دعا کراتے ہیں کہ:

ہو میرا کام غریبوں کی حمایت کرنا

درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا
میرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہے اسی رہ پہ چلانا مجھ کو

ان مصروں سے یہ پیغام ملتا ہے کہ جس کا دل میں وطن اور اس کے باشندگان کی خدمت سے شرشار ہوگا یقیناً اس میں اس ملک میں امن و آشتی ہوگی اور وہ ملک فلاح و بہبود کے راستے پر گامزن ہوگا۔

اسی طرح اقبال کی ایک اور نظم ہندوستانی بچوں کا قومی گیت حب الوطنی کی عظیم مثال ہے۔ اس نظم کو انہوں نے مخمس کی شکل ادا کی ہے۔ اس نظم میں کہ ہر پانچویں مصرے میں میرا وطن میرا وطن کہہ کر وطن کا راگ گایا ہے اور اس نظم میں انہوں نے مختلف کرداروں کے ساتھ ہندوستان کی اہمیت کی طرف اشارہ کیا ہے ساتھ ہی یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ ملک کے ہندوستان کی طرح کوئی دوسرا ملک نہیں ہے۔

چشتیؒ نے جس زمیں میں پیغامِ حق سُنایا
نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا
تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا
جس نے حجازیوں سے دشتِ عرب چھُڑایا
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

یُونانیوں کو جس نے حیران کر دیا تھا
سارے جہاں کو جس نے علم و ہُنر دیا تھا
مٹّی کو جس کی حق نے زر کا اثر دیا تھا
تُرکوں کا جس نے دامن ہیروں سے بھر دیا تھا
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

ٹوٹے تھے جو ستارے فارس کے آسماں سے
پھر تاب دے کے جس نے چمکائے کہکشاں سے
وحدت کی لے سُنی تھی دنیا نے جس مکاں سے
میرِ عربؐ کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

بندے کلیم جس کے، پربت جہاں کے سینا
نوحِؑ نبی کا آ کر ٹھہرا جہاں سفینا
رفعت ہے جس زمیں کی بام فلک کا زینا
جنّت کی زندگی ہے جس کی فضا میں جینا
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

جاوید کے نام نظم وطن پرستی کی ایک خوبصورت مثال ہے کہ اقبال لندن میں بیٹھ کر اپنے گوشہ جگر کو کہتے ہیں:

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ، نئے صبح و شام پیدا کر
خدا اگر دل فطرت شناس دے تجھ کو
سکُوتِ لالہ و گُل سے کلام پیدا کر
اُٹھا نہ شیشہ گرانِ فرنگ کے احساں
سفالِ ہند سے مِینا و جام پیدا کر
میں شاخِ تاک ہوں، میری غزل ہے میرا ثمر
مرے ثمر سے مئ لالہ فام پیدا کر
مرا طریق امیری نہیں، فقیری ہے
خودی نہ بیچ، غریبی میں نام پیدا کر!

اس نظم میں اقبال نے اپنے بیٹے جاوید اقبال کو یہ میسج دیا ہے کہ فرنگیوں

کی چمک دمک سے مرعوب ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ ہندوستان کی چیزوں کو اپناؤ۔اور امیری اور دولت کے چکر میں اپنی خودی نہ بیچو بلکہ اسی غریبی اور سادگی میں اپنا نام پیدا کرو۔

'تصویر درد' نامی نظم میں اقبال کا درد وطن صاف نظر آتا ہے۔اقبال نے یہ نظم 1904 کے ابتدائی زمانے میں لکھی تھی ۔غدر کے بعد ہندوستان کے جو حالات ہوئے ،اقبال کے دل نے جن کیفیات کو محسوس کیا اور چشم بصارت نے جن کا مشاہدہ کیا ان تمام احساسات کو اقبال نے اپنے قلم سے 'تصویر درد' نامی نظم میں سپرد کرتاس کیا ہے:

نہیں منّت کشِ تابِ شنیدن داستاں میری
خموشی گفتگو ہے، بے زبانی ہے زباں میری
یہ دستورِ زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری
اُٹھائے کچھ وَرق لالے نے، کچھ نرگس نے، کچھ گُل نے
چمن میں ہر طرف بِکھری ہُوئی ہے داستاں میری
اُڑالی قُمریوں نے، طُوطیوں نے، عندلیبوں نے
چمن والوں نے مِل کر لُوٹ لی طرزِ فغاں میری
ٹپک اے شمع آنسو بن کے پروانے کی آنکھوں سے
سراپا درد ہوں، حسرت بھری ہے داستاں میری
الٰہی! پھر مزا کیا ہے یہاں دنیا میں رہنے کا
حیاتِ جاوداں میری، نہ مرگِ ناگہاں میری!
مرا رونا نہیں، رونا ہے یہ سارے گُلستاں کا
وہ گُل ہوں مَیں، خزاں ہر گُل کی ہے گویا خزاں میری
''دریں حسرت سرا عمریست افسونِ جرس دارم

ز فیضِ دل تپیدنہا خروشِ بے نفَس دارم"

اس نظم میں اقبال بحثیت نیشنلسٹ ہمیں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ پوری نظم ان کی دلی جذبات کی شدت سے ماموررہے جس میں انہوں نے وطن میں فتنہ پھیلانے والوں پرنوحہ خوانی کی ہے

اقبال کی قومی یکجہتی اور حب الوطنی کی آئینہ دار نظم' ترانہ ہندی' بھی ہے۔اس نظم میں انہوں نے اپنی بانگ درا کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں حب الوطنی کا سور پھونکا ہے جس کا اثر یہ ہوا کہ عوام الناس کے ساتھ ساتھ دانشوران کے قلوب واذہان میں وطن کی محبت کا احساس جاگ اٹھا۔ترانہ ہندی نظم میں اقبال نے اخوت ومحبت بھائی چارگی اور حب الوطنی کو بہت ہی پیارے انداز میں سمویا ہے۔ ہندوستان میں بسنے والی قوموں کے لیے یہ نظم گنگا جمنی تہذیب کی عمدہ مثال ہے۔

سارے جہاں سے اچھّا ہندوستاں ہمارا
ہم بُلبلیں ہیں اس کی، یہ گُلِستاں ہمارا

غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی، دل ہو جہاں ہمارا

پربت وہ سب سے اونچا، ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا

گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشکِ جناں ہمارا

اے آبِ رود گنگا! وہ دن ہیں یاد تجھ کو؟
اُترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا

مذہب نہیں سِکھاتا آپس میں بَیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا

یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا

اقبالؔ! کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اقبال کی شاعری میں جا بجا قومی یکجہتی اور حب الوطنی اور وطن دوستی کا ذکر ملتا ہے۔ وہ کہیں بھی رہیں لیکن ان کا دل اپنے وطن کے لئے دھڑکتا ہے۔ ترانہ ہندی کے اشعار اس کے بین ثبوت ہیں۔ ان کے تخلیقی رویے پر وطن دوستی کے نقوش اس بات کے غماز ہیں کے اقبال کو ہندوستان کی سرزمین سے کس قدر لگاؤ ہے۔ ساتھ ہی ان کی شاعری کا مطالعہ قاری کے دل میں حب الوطنی کے جذبات واحساسات کو انگیز کر دیتا ہے۔ ان کی شاعری میں تنوع ہے اور اس تنوع کا ایک تابناک پہلو ان کی حب الوطنی ہے۔ وہ ایک سچے پکے محبّ وطن شاعر تھے۔ ان کی شاعری میں بہت ہی متاثر کن اور جذبہ حب الوطنی سے سرشار نظمیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ یہ اقبال ہی کی خاصیت ہے کہ انھوں اپنے وطن عزیز ہندوستان کے اوصاف اور اس کی بلند پایہ عظمت کو بہت ہی دل آویز انداز میں اپنی شاعری میں سمویا ہے۔ ان کی وطن کے کے لئے کی گئی پرخلوص شاعری آج بھی اردو شاعری میں وطنی شاعری کا بلند ترین نقطہ ہے۔

☆☆☆